کیا حدیث پاک میں امیر لوگوں کو مرغیاں پالنے سے منع کیا گیا؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر:Nor-13512 تاریخ:14-09-2024

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ میں نے ایک پوسٹ دیکھی جس میں یہ حدیث پاک درج تھی: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیروں کو بکریاں پالنے اور غریبوں کو مرغیاں پالنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ امیروں کے مرغیاں پالنے کی صورت میں اللہ عزوجل بستی والوں کی ہلاکت کا حکم ارشاد فرماتا ہے۔" کیا یہ حدیث پاک درست ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق والصواب

سوال میں ذکر کی گئی حدیث پاک کو متعدد معتمد محدثین کرام مثلاً: امام ابن ماجہ علیہ الرحمۃ نے "سنن ابن ماجہ" میں، امام علاؤ الدین متقی علیہ الرحمۃ نے "کنز العمال" میں، امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے "جمع الجوامع" وغیرہ میں نقل کیا ہے۔ البتہ سنداً یہ حدیث ضعیف ہے، جیسا کہ علامہ سیوطی علیہ الرحمۃ نے "جمع الجوامع" میں، امام عجلونی علیہ الرحمۃ نے "کشف الخفاء" میں، امام سخاوی علیہ الرحمۃ نے "المقاصد الحسنۃ" میں، ملا علی قاری علیہ الرحمۃ نے "الأسرار المرفوعۃ" میں اس حدیث پر ضعف کا حکم لگایا ہے۔ لیکن یاد رہے کہ سند کے اعتبار سے ضعیف روایات بھی فضائل اور ترہیب کے باب میں معتبر ہوا کرتی ہیں۔

حدیثِ مبارک کے مضمون کے مرکزی نکتہ کا خلاصہ یہ ہے کہ امیر لوگ اپنے معیار کے مطابق

ذرائع آمدنی اختیار کریں، غریب لوگ جن ذرائع آمدنی کو اختیار کرتے ہیں اگر امیر لوگوں نے بھی اُنہی ذرائع آمدنی کو اختیار کرنا شروع کیا، جس کی وجہ سے غریب لوگوں کا روزگار معطل یا متاثر ہوا اور اُن غریب لوگوں کو تکلیف و اذیت پہنچی، تو یہ عمل گناہ اور اللہ تعالیٰ کے عذاب کا سبب ہوگا۔ رہی بات مرغی پالنے کے ناجائز ہونے کی، تو امیر کے لیے مطلقاً مرغی پالنا گناہ نہیں ہے، یہ بکری اور مرغی کا تقابل اُس دور کے حساب سے کیا گیا تھا۔ ورنہ آج کے زمانے میں تو غریب لوگ بھی بکریاں پالتے ہیں، خاص کر گاؤں دیہات کے لوگ، لہٰذا ایسا نہیں ہے کہ امیر کا آج کے دور میں مرغی پال کر بیچنا مطلقاً گناہ ہو جائے، بلکہ اصل چیز یہ ہے کہ اِس وقت آبادی بہت بڑھ چکی ہے۔ کون سی چیز کہاں کس کو متاثر کرتی ہے؟ کس کو نہیں؟ یہ ہر جگہ کا مختلف معاملہ ہے۔ البتہ حدیث پاک کا مرکزی نکتہ سمجھ کر ہم اس بات کو مد نظر رکھیں کہ غریب آدمی کہیں سے بھی متاثر نہ ہو، کسی صورت غریب کا روزگار اُس سے نہ چھنے۔

اس حدیث پاک میں غریب کے روزگار کی جو اہمیت بیان کی گئی ہے، اس سے اُن ٹھیکیداروں اور فیکٹری مالکان کو بھی درس حاصل کرنا چاہیے، جو غریب کی دیہاڑی کا بالکل خیال نہیں کرتے، انہیں بلاوجہ فارغ کر دیتے ہیں۔ بعض اوقات ایسے حالات آجاتے ہیں کہ افراد کم کرنا پڑتے ہیں، لیکن پھر بھی جتنا ممکن ہو، غریب کے بے روزگار ہونے کا درد ہمیں اپنے سامنے رکھنا ضروری ہے۔

شارحینِ حدیث کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر قوم کو اُس کی اپنی حیثیت اور طاقت و قوت کے اعتبار سے کسب کے ذرائع اختیار کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے یعنی اغنیاء کو بکریاں پالنے کا حکم ارشاد فرمایا کہ یہ عموماً مہنگی ہوا کرتی ہیں، جبکہ فقراء کو مرغیاں پالنے کا حکم دیا کہ یہ بکریوں کی بنسبت کم قیمت کی ہوتی ہیں، ان کی خریداری غریبوں کی دسترس میں ہوتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ لوگ کمائی کے ذرائع اختیار کریں تاکہ وہ اس کے ذریعے اپنی دنیوی ضروریات کو پورا کر سکیں اور اپنے سے غربت و محتاجی کو دور کر سکیں۔ کسب کے ذرائع اختیار کرنے کا ایک فائدہ یہ بھی حاصل ہوتا ہے کہ کمانے والے افراد دوسروں سے بے نیاز ہو جاتے ہیں اور اس کمائی کی برکت سے انہیں قناعت کی دولت بھی نصیب ہو جاتی ہے، بلکہ

بعض صورتوں میں تو رزقِ حلال کی برکت سے انسان اپنی ضروریات پوری کرنے کے ساتھ دوسروں کی بھی حاجتیں پوری کرنے لگ جاتا ہے، جبکہ اس کے برعکس اگر کمائی کے ذرائع کو ترک کر دیا جائے اور ان سے روگردانی کی جائے، تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ فقیری عام ہو گی اور لوگ بھیک مانگنے پر مجبور ہوں گے، جو کہ شرعاً مذموم و ممنوع ہے۔

رہی یہ بات کہ اغنیا اگر مرغیاں پالیں، تو اللہ عزوجل بستی والوں کی ہلاکت کا حکم ارشاد فرماتا ہے، تو اس سے مراد یہ ہے کہ جب امیر لوگ فقراء کی کمائی کے راستوں کو تنگ کر دیں، ان کی معیشت میں دخل اندازی کریں، وہ اس طرح کہ سستی چیزیں بڑے پیمانے پر خود خرید کر فقراء کی معیشت کو ٹھیس پہنچائیں، تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ فقراء کی معیشت اور کمائی تعطل کا شکار ہو گی، جس وجہ سے فقراء ہلاکت کے قریب ہوں گے۔

سننِ ابنِ ماجہ کی حدیثِ مبارک ہے:"حدثنا محمد بن إسماعيل قال : حد ثنا عثمان بن عبد الرحمن قال : حد ثنا علی بن عروة، عن المقبری عن أبی هريرة رضی اللہ عنه قال : أمر رسول اللہ صلی اللہ عليه وسلم الاغنياء باتخاذ الغنم ۔ وأمر الفقراء باتخاذ الدجاج ۔ وقال " عند اتخاذ الاغنياء الدجاج ، يأذن اللہ بهلاك القری "یعنی محمد بن اسماعیل نے عثمان بن عبد الرحمن سے، انہوں نے علی بن عروۃ سے، انہوں نے مقبری سے اور انہوں نے حضرتِ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہمیں یہ حدیث بیان کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے امیروں کو بکریاں پالنے اور غریبوں کو مرغیاں پالنے کا حکم دیا۔ اور فرمایا کہ امیروں کے مرغیاں پالنے کی صورت میں اللہ عزوجل بستی والوں کو ہلاک کرنے کی اجازت دے دیتا ہے۔ **(سنن ابن ماجة، کتاب التجارات، ج02، ص773، دار إحياء الكتب العربية)**

مذکورہ بالا حدیث سند کے اعتبار سے ضعیف ہے۔ جیسا کہ "الاسرار المرفوعۃ" میں ہے:"رواه ابن ماجه من حديث أبی هريرة أن النبی صلی اللہ عليه وسلم أمر الأغنياء باتخاذ الغنم وأمر الفقراء باتخاذ الدجاج وقال عند اتخاذ الأغنياء الدجاج يأذن اللہ بهلاك القری قال الدميري وفی إسناده علی بن عروة الدمشقی قال ابن حبان كان يضع الحديث **أقول والظاهر أن الحديث ضعيف لا موضوع**" ترجمہ: امام

ابن ماجہ علیہ الرحمۃ نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی (حدیث کا مفہوم ماقبل گزر چکا)۔

علامہ دمیری علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس حدیث کی سند میں علی بن عروۃ دمشقی راوی ہے، اس سے متعلق امام ابن حبان علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہ حدیث گھڑ کر بیان کرتا تھا۔ میں کہتا ہوں کہ ظاہر یہی ہے کہ حدیث ضعیف ہے، موضوع نہیں ہے۔

(الأسرار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة، ج01، ص470، دار الأمانة، بیروت)

"المقاصد الحسنة" اور "کشف الخفاء" میں ہے، والنظم للاول: "لابن ماجه من حديث على بن عروة عن المقبرى، عن أبى هريرة، قال: أمر رسول الله صلى الله عليه وسلم الأغنياء باتخاذ الغنم، وأمر الفقراء باتخاذ الدجاج، وقال: عند اتخاذ الأغنياء الدجاج يأذن الله تعالى بهلاك القرى۔ **وهو ضعيف**" ترجمہ: ابن ماجہ علیہ الرحمۃ نے علی بن عروہ سے اُس نے مقبری سے اُس نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے حدیث روایت کی اور وہ حدیث ضعیف ہے۔ (حدیث کا مفہوم ماقبل گزر چکا)۔

(المقاصد الحسنة، ص285، دار الكتاب العربي، بيروت)
(کشف الخفاء، حرف الجیم، ج01، ص334، مطبوعہ قاهرة)

علامہ محمد بن عبد الہادی سندھی علیہ الرحمۃ مذکورہ بالا حدیث کے تحت "حاشية السندی علی سنن ابن ماجه" میں ارشاد فرماتے ہیں: "قوله: (ياذن الله) اى: يريد هلاك اهلها حيث ضيقوا على الفقراء مسالك الرزق و قطعوا عليهم الانتفاع بالدجاج، فان الاغنياء اذا اتخذتها تقل حاجتهم الى الشراء فينقطع انتفاع الفقراء بالدجاج" ترجمہ: قوله: (ياذن الله) یعنی اللہ عزوجل بستی والوں کو ہلاک کرنے کی اجازت دے دیتا ہے، اس طور پر کہ امیروں نے فقراء پر رزق کے دروازے تنگ کر دیے ہیں اور مرغیوں کے ذریعے انہیں حاصل ہونے والے نفع کو بند کر دیا ہے، کیونکہ اغنیاء جب مرغیاں پالنا شروع کریں گے، تو ان مرغیوں کی خریداری کی طرف غریب لوگوں کی رسائی کم ہو جائے گی، جس سے غریبوں کو مرغیوں سے حاصل ہونے والا نفع منقطع ہو جائے گا۔"

(حاشية السندی علی سنن ابن ماجه، کتاب التجارات، ج02، ص48، دار الجيل، بيروت)

ملا علی قاری علیہ الرحمۃ "مرقاة المفاتيح" میں مذکورہ بالا حدیثِ مبارک کے تحت ارشاد فرماتے

ہیں:”قال عبد اللطیف البغدادی: إنما أمر الأغنیاء باتخاذ الغنم، والفقراء باتخاذ الدجاج، لأنه أمر کل قوم بحسب مقدرتھم وما تصل إلیه قوتھم، والقصد فی تلك کله أن لا یقعد الناس عن الکسب وإنماء المال وعمارة الدنیا، وأن لا یدعوا التسبب، فإن ذلك یوجب التعفف والقناعة، وربما أدی إلى الغنى والثروة، ونبذ ذلك والإعراض عنه یوجب الحاجة والمسألة للناس والتكفف منهم، وذلك مذموم شرعا، وأن الأغنیاء إذا ضیقوا علی الفقراء فی مکاسبھم وخالطوھم في معایشھم تعطل الفقراء، وفی ذلك هلاك القری“ ترجمہ:”علامہ عبد الطیف بغدادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ یہاں حدیث میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اغنیاء کو بکریاں پالنے اور فقراء کو مرغیاں پالنے کا حکم دیا، کیونکہ اس میں ہر قوم کے لیے اُس کی حیثیت اور طاقت و قوت کے مطابق کمائی کرنے کا حکم ہے۔ مقصد یہ ہے کہ لوگ کمائی کا ذریعہ اختیار کرنے، مال کو بڑھانے، دنیا کو تعمیر کرنے سے رک نہ جائیں اور کوشش کرنا نہ چھوڑیں کہ یہ امور قناعت و بے نیازی کی طرف لے جاتے ہیں، بلکہ بعض اوقات تو اس سے غناء اور مالداری بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ ہاں! اگر کمائی کا ذریعہ اختیار کرنے کو چھوڑ دیا جائے، اس سے اعراض برتا جائے، تو یہ چیز فقیری، لوگوں سے سوال کرنے اور ان سے بھیک مانگنے کو پیدا کرتی ہے، حالانکہ شرعاً یہ امور مذموم ہیں۔ اغنیاء جب فقراء کی کمائی کے راستوں کو تنگ کر دیں، ان کی معیشت میں دخل اندازی کریں، تو فقراء کی معیشت اور کمائی تعطّل کا شکار ہو گی، نتیجۃً بستی والے ہلاک ہو جائیں گے۔“

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، کتاب الصید والذبائح، ج 07، ص 2665، دار الفکر، بیروت، لبنان)

مذکورہ بالا حدیثِ مبارک کے تحت ”تیسیر بشرح الجامع الصغیر“، ”فیض القدیر“ میں ہے، والنظم للاول:”(عند اتخاذ الاغنیاء الدجاج) أی افتنائھم إیّاه (یأْذن تعالى الله بهلاك الْقرى) أی یکون ذلك عَلامَة علی قرب أهلا کها قَالَ الْموفق الْبَغْدَادِيّ أمر کلا فِی الْکسْب بِحَسب مقدرتھم لِأَن بِهِ عمَارَة الدُّنْیَا وَحُصُول التعفف وَمعنى الحَدِیث أَن الْأَغْنِیَاء إِذا ضیقوا على الْفُقَرَاء فِی مکاسبھم وخالطوھم فِی مَعَایشھمْ تعطل حَال الْفُقَرَاء وَمن ذَلِك هَلَاك الْقرى وبوارها“یعنی: ان مرغیوں کو کمائی کا ذریعہ بنانے کی صورت میں امیروں کا یہ فعل غریبوں کو ہلاک کرنے کی علامت و پہچان ہو گا۔ موفق بغدادی علیہ الرحمۃ نے فرمایا کہ اس میں ہر قوم کے لیے اُس کی حیثیت اور طاقت و قوت کے مطابق

کمائی کرنے کا حکم ہے کہ اس سے دنیا کی تعمیر ہوتی ہے اور بے نیازی حاصل ہوتی ہے۔ حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اغنیاء جب فقراء کی کمائی کے راستوں کو تنگ کر دیں، ان کی معیشت میں دخل اندازی کریں، تو فقراء کی معیشت اور کمائی تعطل کا شکار ہو گی نتیجۃً بستی والے ہلاک ہو جائیں گے۔"

(التیسیر بشرح الجامع الصغیر، ج02، ص149، مطبوعہ ریاض)

(فیض القدیر شرح الجامع الصغیر، حرف العین، ج04، ص364، مطبوعہ مصر)

واللہ اعلم عزوجل ورسولہ اعلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبــــــــــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

مقیم حال مدینۃ المنورہ زادھا اللہ شرفاو تعظیما

تقویم عرب: 11 ربیع الاول 1446ھ/14 ستمبر 2024ء

تقویم پاکستان: 09 ربیع الاول 1446ھ/14 ستمبر 2024ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جا سکتی ہے